انہیں شیخ محمد بن عبدالوہاب کے حالات وسوانح اُن کی دعوت اور اُس کے اثرات ونتائج پر بڑی تحقیق اور برسوں کی محنت شاقہ کے بعد عربی اور انگریزی کے موجودہ مآخذ کی روشنی میں یہ کتاب لکھی ہے اردو میں اس موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے لیکن افسوس ہے کہ خود مصنف سے متعدد مقامات پر علمی تسامح بھی ہوا ہے مثلاً (ص ۱۷۳۔۱۷۴ پر) وہ لکھتے ہیں محمد بن اسماعیل الامیر یمنی بت پرستوں اور قبر پرستوں کے درمیان بالکل فرق نہیں کرتے۔ شوکانی نے ان کا رجوع نقل کیا ہے اور عباد قبور پر اس تشدد کی سخت مخالفت کی ہے" عجیب بات یہ ہے کہ مصنف نے اس عبارت کے لیے الدر النضید ص ۵۳۔۴۰ کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ اسی کتاب کے صفحہ ۴۹ تا ۵۰ پر یہ صاف لکھا ہوا ہے کہ امیر اسماعیل یمانی قبر پرستوں کی تکفیر نہیں کرتے اور اُن میں اور بت پرستوں میں تفریق کرتے تھے اُن کے نزدیک قبر پرستی صرف کفر عملی تھا۔ لیکن قاضی شوکانی نے (الدر النضید ص ۵۳) پر اس مسلک کی سخت تردید کی ہے اور وہ قبر پرستی کو عملی و اعتقادی دونوں قسم کا کفر مانتے ہیں۔ جناب مصنف نے الدر النضید کے بیان کے بالکل برعکس لکھا ہے۔ علاوہ بریں "صیانۃ الانسان" نامی کتاب کو مصنف نے عام روایت کے مطابق مولانا محمد بشیر سہسوانی کی تالیف بتایا ہے (ص ۲۱۳۔۲۱۰) حالانکہ صحیح یہ ہے کہ اس کے مصنف عبداللہ بن عبدالرحمٰن السندی ہیں چنانچہ اس کے جواب میں جو کتاب "القول المجدی" لکھی گئی تھی اُس کے پورے نام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے ان علمی مسامحات کے علاوہ مصنف نے تصوف۔ اور "ہندی اسلام" اور اس سلسلہ کے زعما پر جو جا وبیجا طنز کیا ہے اُس سے کتاب کا علمی وقار مجروح ہو گیا ہے اور آخر میں ہمیں یہ بھی عرض کرنا ہے کہ لائق مصنف نے صفحہ ۷۰ پر حضرت الاستاذ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی رائے شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے متعلق نقل کر کے اُس پر جو استعجاب ظاہر کیا ہے وہ بھی ان کے جوش ناروا کی دلیل ہے کیونکہ شیخ کا ایک بلند پایہ مصلح ہونا مسلّم لیکن کتاب التوحید کے مصنف کی نسبت حضرت الاستاذ ایسے حبر نحریر کی رائے علمی اور فنی حیثیت سے وہی ہو سکتی تھی جو انہوں نے ظاہر کی۔

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم: از مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۸۴ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ۔ کتب خانہ انعامیہ دریبہ کلاں دہلی۔

یہ کتاب دراصل اُن تقریروں کا مجموعہ ہے جو فاضل مصنف نے سیرت النبیؐ کے متعدد جلسوں میں کی تھیں